جمعہ 23- اکتوبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 23-اکتوبر 1998ء 2- رجب 1419ہجری-23-اخاء 1377ہش جلد 48-83 نمبر 236

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## دعا- جنت کا خزانہ

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ ضرور بتائیں۔ فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ یعنی اللہ کی مدد کے بغیر نہ مجھ میں برائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکیاں کرنے کی قوت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب قول لاحول ولا)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ (-)

دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو (دین) نے سکھائی ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ 28-26)

## قبولیتِ دعا کا ایک خاص طریق

○ حضرت سیدنا محمود نے 28- جولائی 1916ء کے خطبہ میں قبولیت دعا کے ایک خصوصی طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ:-

"دعا کے لئے ایسا وقت انتخاب کرے جہاں خاموشی ہو۔ مثلاً اگر دن کا وقت ہے تو جنگل میں کسی ایسی جگہ چلا جائے...... یا رات کے وقت جبکہ سب لوگ سوئے ہوئے ہوں دعا کرے...... میں نے حضرت مسیح موعود کو دیکھا ہے آپ جنگل میں تنہا چلے جایا کرتے تھے...... ایک دن جو آپ جانے لگے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ تھوڑی دور چلے تو واپس لوٹ آئے اور مسکرا کر فرمانے لگے پہلے تم جانا چاہتے ہو تو ہو آؤ میں بعد میں جاؤں گا۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ آپ اکیلے جانا چاہتے تھے لہذا واپس آ گیا۔

(الفضل 8 راگست 1916ء)

## دل سے اٹھنے والی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

دعا کا بیج بھی اپنے اگنے کے لئے دل کی ایسی ہی زمین چاہتا ہے جسے نرم اور گداز کر دیا گیا ہو جو ایسی کیفیت میں ہو کہ اگر کوئی دوسرا اس کو دیکھے تو اس پر پیار آئے اور اس دل پر لوٹنے کو دل چاہے۔ ایسی کیفیت میں جو دعائیں دل سے اٹھتی ہیں وہ ضرور مقبول ہوتی ہیں اور بسا اوقات ایسے دل سے اٹھنے والی دعا اٹھتے وقت انسان کو یہ خبر دے جاتی ہے کہ میں عرش الٰہی پر پہنچنے سے پہلے نہیں رکوں گی اور لازماً بارہ گاہ الٰہی میں مقبول ہوں گی۔ وہ ایک عجیب کیفیت ہے جو صاحب تجربہ کو معلوم ہوتی ہے جس کی کیفیت کو دوسرے تک جسے تجربہ نہ ہو بیان کے ذریعہ پہنچایا نہیں جا سکتا لیکن میں جانتا ہوں کہ اکثر احمدی کسی نہ کسی وقت ضرور ان تجارب سے گذرتے ہیں۔ پس انبیاء کے الفاظ میں دعائیں کرنا دل کے اندر وہ نرمی اور گداز کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے جس میں پھر دعا کا بیج بویا جاتا ہے اور شجرہ طیبہ بن کر اگتا ہے' جس کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہیں اور ان شاخوں کو قرآن کریم) بیان فرماتا ہے کہ ضرور پھل لگتا ہے اور ہر موسم میں پھل لگتا ہے۔ یہ دعا کا شجر ایسا ہے جو دل میں پیوست ہو اور پھر آسمان تک اس کی شاخیں بلند ہوں تو اسے کسی بہار کی انتظار نہیں ہوتی وہ خود اپنی ذات میں بہار کا منظر پیش کرنے والا ایک دائم' ایک سدا بہار ایسا درخت بن جاتا ہے جسے پھل لگتے ہی رہتے ہیں۔ پس قرآن کریم نے ایسے درخت کا نقشہ کھینچتے ہوئے یہی فرمایا کہ (-) ہر حالت ہر موقعہ پر' ہر کیفیت میں اس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے پھل عطا ہوتے رہتے ہیں اور وہ کبھی بھی پھولوں سے محروم نہیں رہتا۔

پس یہ انبیاء کی وہ دعائیں ہیں جو ایسے دلوں سے نکلی تھیں جو دل دعاؤں کو قبول کرنے کے لئے انتہائی درجے پر تیار ہو چکے تھے اور جس کیفیت میں وہ دعائیں دل سے اٹھی تھیں ان کیفیتوں کا ایک اثر پیچھے چھوڑ گئی ہیں اور وہ الفاظ ایسے ہیں جو زمانے کے ساتھ کبھی مر نہیں سکتے۔ وہ کیفیتیں ایسی ہیں جو ان الفاظ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو چکی ہیں۔ پس اگر آپ غور کر کے انبیاء کے الفاظ میں دعائیں کریں (-) آپ کی دعاؤں کو بہت بڑی عظمت ملے گی اور پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ (انعام پانے والے لوگ) کون لوگ تھے؟ تو اگرچہ آپ خدا کے حضور اپنے وجود کو کلیتاً خالی کر چکے ہوں گے لیکن ایک اور رحم آپ کو عطا ہو گی جو آسمان سے عطا ہو گی اور ان آسمانی وجودوں کی معرفت آپ کو عطا ہو گی۔

(از خطبہ 29- مارچ 1991ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد<br>مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>2 روپے 50 پیسے |
|---|---|---|


Digitized by Khilafat Library Rabwah

## عرفان حدیث

# سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے۔ جنت کے قریب ہوتا ہے لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ سے دور ہوتا ہے۔ جنت سے دور ہوتا ہے لوگوں سے دور ہوتا ہے اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ ان پڑھ سخی اللہ کو عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔

**(جامع ترمذی- کتاب البر والصلة باب فی السخاء)**

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

یہ جو حدیث ہے رسول اللہ ﷺ کی یہ بول رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا کلام ہے۔ اسی لئے میں آپ کو سمجھایا کرتا ہوں کہ روایات پر اتنا انحصار نہ کیا کریں محمد رسول اللہ ﷺ کا کلام خود بولتا ہے' بلاشبہ پہچانا جاتا ہے کہ یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا کلام ہے۔ فرمایا سخی یعنی وہ سخی جس کو (کلام الٰہی) نے سخی بیان فرمایا ہے اللہ کے قریب ہوتا ہے' لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے۔ اب جو سخی بھی اللہ کے قریب نہ ہو وہ سخی نہیں ہے۔ یہ تعریف منفی صورت میں اس طرح پوری ہوتی ہے۔ جو سخی بیک وقت اللہ کے قریب نہ ہو اور جنت کے قریب نہ ہو اور لوگوں کے قریب نہ ہو وہ سخی نہیں ہے۔ یہ تینوں لازمی شرطیں ہیں کسی کے خدا کی نظر میں سخی ہونے کے لئے' کیونکہ جو خدا کی محبت میں لوگوں پر اس طرح خرچ کرتا ہے کہ ایک ذرہ بھی ان کا شکریہ برداشت نہیں کرتا' چھپ کے دیتا ہے۔ ظاہر بھی دے تو اس انداز میں دیتا ہے کہ ان کی عزت افزائی کرتا ہے۔ ان سے کہتا ہے کہ آپ قبول کرلیں تو ہم پر احسان ہے یہ سخی ہے۔ جو بندوں کے قریب ہوا کرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی سخی بندوں کے قریب نہیں ہو سکتا۔ تو دیکھیں خدا تعالیٰ نے (-) کتنا احسان فرمایا کہ اس کے کلام کی تشریح محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمائی اور ایسی پُر حکمت' اتنی گہری تشریح ہے کہ ذہن کے آخری کنارے تک سیراب کرتی چلی جارہی ہے۔

فرمایا اس کے برعکس' بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے' لوگوں سے بھی دور ہوتا ہے اور جنت سے بھی دور ہوتا ہے۔ اس تعریف کے بعد اب کون چاہے گا کہ اس کا خرچ آنحضرت ﷺ کی اس تعریف کے مطابق اسے اللہ کے قریب' لوگوں کے قریب اور جنت کے قریب کرنے والا نہ ہو۔ لازماً ہر ایک اپنے خرچ پر نظر رکھے گا اور یہی چاہے گا کہ اس کا بہترین اجر حاصل کرے۔ فرمایا "ان پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے' ان پڑھ سخی یعنی ان معنوں میں سخی ایک بخیل عابد سے خدا کے زیادہ قریب ہے۔ بظاہر عبادت انسانی زندگی کا مقصد ہے' انسان کو عبادت کی خاطر پیدا فرمایا گیا لیکن اس میں عبادت کی تعریف بھی داخل ہو گئی۔

فرمایا "ان پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے" بہت ہی پر لطف بات ہے "ان پڑھ سخی" ان پڑھ کیوں کہا حالانکہ اس کے مقابل پر بخیل عابد رکھا ہوا ہے۔ یہ دونوں باتیں اگر بہت گہرائی میں اتر کر دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ ان کا برعکس آنحضرت ﷺ پر صادر ہوتا ہے۔ آپ دنیا کے لحاظ سے ان پڑھ تھے لیکن خدا کی نظر میں سخی تھے اور یہ وجہ ہے کہ آپ کی عبادت خدا کے ہاں محبوب اور مقبول ہوئی ہے۔ ہر وہ شخص جو اس تعریف کے بغیر خدا کے حضور عبادت میں حاضر ہوتا ہے اس کی عبادت قبول نہیں کی جاتی۔(-) ظاہری علم کا نہ ہونا خدا کے حضور سخی ہونے کی راہ میں مانع نہیں ہے۔ پس ظاہری علم کی پرواہ نہ کریں **جو کچھ خدا کے حضور پیش کرنا ہے بہت محبت اور دیانت داری سے جو کچھ حاصل ہے وہ سب کچھ پیش کردیں۔**

## اظہارِ دردِ دل

تُو ہے پیارا اس لئے ہے ہم کو پیاری زندگی
ورنہ کیا ہم اے خدا اور کیا ہماری زندگی

کر دے تو سرسبز پھر نخلِ امید و آرزو
ہے مری افسردہ اے بادِ بہاری زندگی

اس لئے جیتا ہوں میں دل میں تمہاری یاد ہے
زندگی میری نہیں یہ ہے تمہاری زندگی

اِک محبت کی نظر پر جان و دل تم پر نثار
اِک نگاہِ لطف پر قربان ساری زندگی

کیا کرے گا دیکھ کر وہ تختِ شاہی کی طرف
جس نے تیرے آستانہ پر گزاری زندگی

وہ بھی کوئی زندگی ہے جو کٹے تیرے بغیر
ہو رہی ہے اب تو وقفِ آہ و زاری زندگی

حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر

میں اس مضمون کو دیکھتا ہوں تو میرے نزدیک یہ مضمون بہت ہی زیادہ گہرا ہو جاتا ہے۔ اگر بظاہر یہ بے جوڑ لفظ دکھائی نہ دیتے تو میری نظر اٹکتی بھی نہ۔ بظاہر بے جوڑ باتیں ہیں لیکن ان بے جوڑ لفظوں کے اندر ہی وہ گہرائی موجود ہے جو اور کہیں موجود نہیں۔ آنحضرت ﷺ کو دو وجوہات سے سب دنیا پر فضیلت دی گئی ہے۔ ان پڑھ ہونے کے باوجود خدا کے حضور اپنا سب کچھ پیش کر دیا اور بخل نہیں کیا پیش کرنے میں۔ جو اموال تھے' جو جان تھی' جو دماغ تھا' جو دل تھا' جو بھی استطاعت تھی سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیا اس کے نتیجے میں آپ عبد کہلائے وہ عابد بنے جس کو خدا تعالیٰ عابد قرار دیتا ہے اور یہ عبد بنا کر آپؐ کو وہ علم عطا کیا جو سب دنیا کا معلم بنا دیا۔ ان پڑھ سے آغاز ہوا ہے اور عبادت کی راہ سے کیا کچھ حاصل کر گئے۔ خدا کے حضور عبد کہلائے' اور خدا کے حضور علم میں اتنی ترقی کی کہ دنیا کے علوم نہ پڑھنے کے باوجود خدا نے بے انتہا دیا۔

اس مضمون کا تعلق سخی سے ہے اگر بندہ (حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے اس طرح سخی ہو جائے) کہ جو کچھ ملتا رہا وہ خدا کے حضور ہی پیش کرتے رہے۔ تو اللہ اس سے بڑھ کر سخی کیوں نہ ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ کی سخاوت ہے جو اس کے شکور ہونے کا تقاضا ہے اور وہ سخاوت بے انتہا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کو جو لامتناہی مقامات نصیب ہو گئے ہیں وہ اسی حکمت کی وجہ سے تھے کہ آپؐ نے اپنا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی اس کو کچھ بھی نہ سمجھا۔ پھر بھی جو تھا پیش کر دیا اللہ نے اس کو اتنی وقعت عطا فرمائی' اتنی عظمت بخشی کہ ایسے شخص سے خدا نے ایک عجیب سلوک فرمایا جو اس کا تھا وہ سب اس کو دے دیا۔ جب آنحضرت ﷺ نے اپنا سب کچھ پیش کر دیا تو اس سے بڑے سخی کا تقاضا کیا تھا کہ وہ اپنا سب کچھ پیش کر دے۔ پس دنیا و مافیہا میں آپ کو مقصود بنا دیا ساری کائنات کا مقصود بنا دیا۔ (اگر ہم تجھے پیدا نہ کرتے زمین آسمان بھی پیدا نہ کرتے) کتنا عظیم مضمون ہے جو خدا کی راہ میں سچی سخاوت اختیار کرنے سے اور سچا عجز اختیار کرنے سے انسان کو نصیب ہوتا ہے۔

(الفضل 13- اپریل 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم آخر

ریاض محمود باجوہ صاحب

# حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی

## آپ کی بیٹی کا حضرت خلیفہ اول سے عقد

دوسرا خصوصی امتیاز آپ کو یہ حاصل ہوا کہ آپ کی صاجزادی حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ کا رشتہ حضرت خلیفۃ المسیح اول سے حضرت مسیح موعود کی کوشش اور تجویز سے طے ہوا۔ اور اس رشتہ کی تجویز دیتے ہوئے 23۔ جنوری 1889ء کو حضرت اقدس نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کو ایک خط لکھا جو "حیات نور" کے صفحہ 149 اور 150 پر شائع شدہ ہے اور مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر2 کے صفحہ 52 تا 54 میں بھی محفوظ ہے۔

اس خط میں حضرت اقدس نے حضرت صوفی احمد جان صاحب کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھا "....... منشی صاحب اصل میں متوطن دہلی کے تھے شاید ایام مفسدہ 1857ء میں لدھیانہ آکر آباد ہوئے۔ کئی دفعہ میری ان سے ملاقات ہوئی نہایت بزرگوار' خوبصورت' خوب سیرت' صاف باطن' متقی' باخدا اور متوکل آدمی تھے۔ مجھ سے کس قدر دوستی اور محبت کرتے تھے کہ اکثر ان کے مریدوں نے اشارۃً اور صراحتاً بھی سمجھایا کہ آپ کی اس میں کسر شان ہے مگر انہوں نے ان کو صاف جواب دیا کہ مجھے کسی شان سے غرض نہیں اور نہ مجھے مریدوں سے کچھ غرض ہے۔...... جب تک زندہ رہے خدمت کرتے رہے اور دوسرے تیسرے مہینے کسی قدر روپے اپنے رزق خداداد سے مجھے بھیجتے رہے اور میرے نام کی اشاعت کے لئے بدل و جان ساعی رہے اور پھر حج کی تیاری کی۔ جب کہ انہوں نے اپنے ذمہ مقرر کر رکھا تھا جاتے وقت پچیس روپے بھیجے...... اور حج سے آتے وقت راہ میں ہی بیمار ہو گئے اور گھر آتے ہی فوت ہو گئے.......

اس میں کچھ شک نہیں کہ منشی صاحب علاوہ اپنی ظاہری علمیت و خوش تقریری و وجاہت کے جو خداداد انہیں حاصل تھی مومن صادق اور صالح آدمی تھے جو دنیا میں کم پائے جاتے ہیں"

حضرت مسیح موعود کی تجویز پر جب یہ رشتہ طے ہو گیا۔ تو فروری 1889ء میں نکاح ہوا اور مارچ 1889ء میں شادی ہو گئی۔ اس شادی میں حضور خود بھی تشریف لائے۔ اس کے بعد شادی کی مبارکباد دیتے ہوئے آپ نے اپنے خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو لکھا....... خدا تعالیٰ آپ کے لئے یہ رشتہ بہت مبارک کرے۔ میں نے اس محلّہ میں خاص صاحب اسرار و واقف لوگوں سے اس لڑکی کی بہت تعریف سنی ہے کہ بالطبع صالحہ' عفیفہ اور جامع فضائل محمودہ ہے۔ اس کی تعلیم و تربیت کے لئے بھی توجہ رکھیں اور آپ پڑھایا کریں کہ اس کی استعدادیں نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہیں"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر2 صفحہ 68)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو بھی اس رشتہ پر بہت فخر تھا۔ چنانچہ حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 508 پر اس رشتہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑے فضل کئے...... ہمیں ایسے موقعہ پر ناطہ دیا کہ تم تعجب کرو۔ جموں کا رئیس بیمار تھا۔ اس نے سب دوائیں کیں کچھ فائدہ نہ ہوا۔ تو فقراء کی طرف متوجہ ہوا۔ جب ہندو فقراء سے فائدہ نہ ہوا تو مسلمان فقراء کی طرف توجہ کی اور ان سب فقراء کو بڑا روپیہ دیا۔ ایک میرا دوست جو اس روپے کی خرچ کا آفیسر تھا اس نے ذکر کیا کہ تین لاکھ تو خرچ ہو چکا۔ اب ایک فقیر سنا ہے جسے بلانے کے لئے آدمی گیا...... مگر اس کا خط آیا۔ اس میں لکھا تھا کہ میرا کام تو دعا کرنا ہے۔ دعا جیسی لدھیانہ میں ہو سکتی ہے ویسی کشمیر میں دونوں جگہوں کا خدا ایک ہے وہاں آنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں ایک بات ہے اگر آپ کا رعایا سے اچھا سلوک نہیں تو اس کے افراد بددعائیں دے رہے ہوں گے۔ تو میں ایک دعا کرنے والا کیا کر سکتا ہوں۔ باقی رہے روپے سو جب آپ نے فقیر سمجھا ہے تو پھر غنی نہیں ہو سکتا۔ اس آفیسر نے کہا میں نے ایسا آدمی ہندوؤں میں دیکھا ہے نہ مسلمانوں میں۔ میں نے کہا سردار صاحب ایسے آدمیوں کے ساتھ رشتہ ہو تو پھر کیا بات ہے۔ سنو! عبدالحی کی ماں اسی بزرگ کی بیٹی ہے" یہی وہ خوش قسمت بی بی تھی جسے عورتوں میں اولین طور پر حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ انہی کے بطن سے حضرت صاجزادی امتہ الحیٔ صاحبہ نے جنم لیا جو بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عقد میں آئیں اور انہیں حضرت مصلح موعود کی حرم ثانی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس طرح حضرت صوفی احمد جان صاحب کے روحانی تعلق کے ساتھ حضرت اقدس کے ساتھ اپنی نواسی امتہ الحیٔ صاحبہ کے ذریعہ ظاہری تعلق بھی قائم ہو گیا۔

## دارالبیعت کا امتیاز

تیسرا امتیاز آپ کو یہ حاصل ہوا کہ 23۔ مارچ 1889ء کو جس مبارک الٰہی نظام کا قیام عمل میں آیا اس کی ابتداء لدھیانہ میں آپ ہی کے مکان پر ہوئی۔ یہ وہ تاریخی مکان تھا جہاں حضرت مسیح موعود نے پہلی بیعت لی۔ حضور اس مکان کی ایک کچی کوٹھڑی میں تشریف فرما ہوئے جو بعد میں دارالبیعت کے نام سے موسوم ہوئی۔ یہ کوٹھڑی جسے دارالبیعت کہلانے کا شرف حاصل ہوا۔ دراصل حضرت منشی صاحب کا جاری کردہ لنگر خانہ تھی۔ حضرت منشی صاحب کے صاجزادگان نے کچھ عرصہ بعد رہائشی مکان فروخت کر دیا اور دارالبیعت صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کر دیا......

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 192 تا 194 مع حاشیہ)

## 313 رفقاء میں آپ کا ذکر

چوتھا خصوصی امتیاز آپ کو یہ حاصل ہوا کہ اگرچہ آپ حضرت اقدس کے دعویٰ ماموریت سے پہلے ہی وفات پا گئے اور آپ ظاہری بیعت میں شامل نہ ہو سکے مگر حضرت مسیح موعود نے آپ کا نام اپنے خاص 313 رفقاء میں شامل فرمایا اور ضمیمہ انجام آتھم کی شائع شدہ فہرست میں آپ کا نام 99 نمبر پر درج ہے۔

حضرت مسیح موعود نے جب ازالہ اوہام تصنیف فرمائی تو اس میں اپنے بعض خاص مریدوں اور محبوں کا تذکرہ کیا۔ چنانچہ ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 528 اور 529 پر حضرت صوفی احمد جان صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھا۔

"اس وقت ایک نہایت غم سے بھرے دل کے ساتھ یہ پردرد قصہ مجھے لکھنا پڑا کہ اب یہ ہمارا پیارا دوست اس عالم میں موجود نہیں ہے اور خداوند کریم و رحیم نے بہشت بریں کی طرف بلا لیا.......

حاجی صاحب مغفور مرحوم ایک جماعت کثیر کے پیشوا تھے اور ان کے مریدوں میں آثار رشد و سعادت و اتباع سنت نمایاں ہیں۔ اگرچہ حضرت موصوف اس عاجز کے شروع سلسلہ بیعت سے پہلے ہی وفات پا چکے لیکن یہ امران کے خوارق میں سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے بیت اللہ کے قصد سے چند روز پہلے اس عاجز کو ایک خط ایسے انکسار سے لکھا جس میں انہوں نے درحقیقت اپنے تئیں اپنے دل میں سلسلہ بیعت میں داخل کر لیا۔ چنانچہ انہوں نے اس میں سیرۃ صالحین پر اپنا توبہ کا اظہار کیا اور اپنی مغفرت کے لئے دعا چاہی اور لکھا کہ میں آپ کی للّٰہی ربط کے زیر سایہ اپنے تئیں سمجھتا ہوں اور پھر لکھا کہ میری زندگی کا نہایت عمدہ حصہ یہی ہے کہ میں آپ کی جماعت میں داخل ہو گیا ہوں اور پھر کسر نفسی کے طور پر اپنے گذشتہ ایام کا شکوہ لکھا اور بہت سے رقت آمیز ایسے کلمات لکھے جن سے رونا آتا تھا۔ اس دوست کا وہ آخری خط جو ایک دردناک بیان سے بھرا ہے۔ اب تک موجود ہے۔ مگر افسوس کہ حج بیت اللہ سے واپس آتے وقت پھر اس مخدوم پر بیماری کا ایسا غلبہ طاری ہوا کہ اس دور افتادہ کو ملاقات کا اتفاق نہ ہوا۔

بلکہ چند روز کے بعد ہی وفات کی خبر سنی گئی اور خبر سنتے ہی ایک جماعت کے ساتھ قادیان میں نماز جنازہ پڑھی گئی۔ حاجی صاحب مرحوم اظہار حق میں بہادر آدمی تھے۔ بعض نافہم لوگوں نے حاجی صاحب موصوف کو اس عاجز کے ساتھ تعلق و ارادت رکھنے سے منع کیا کہ اس میں آپ کی کسر شان ہے لیکن انہوں نے فرمایا کہ مجھے کسی شان کی پرواہ نہیں اور نہ مریدوں کی حاجت"

حضرت صوفی احمد جان صاحب کی وفات 27۔ دسمبر 1885ء کو لدھیانہ میں ہوئی۔ اچانک وفات کی خبر سن کر حضرت اقدس تعزیت کے لئے لدھیانہ تشریف لے گئے۔ حضرت اقدس وہاں قیام کے دوران صوفی صاحب کی محبت' اخلاص اور دینی خدمت کا ذکر فرماتے رہے پھر مع حاضرین دعا کی۔

(رجسٹر روایات جلد ہفتم صفحہ 3-4)

آپ نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ قمر جان صاحبہ کے علاوہ اپنی یادگار دو بیٹے پیر منظور محمد صاحب اور پیر افتخار احمد صاحب۔ اور تین بیٹیاں حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ' محترمہ مختاراں بیگم صاحبہ اور محترمہ غفوراں بیگم صاحبہ چھوڑیں۔

حضرت صوفی احمد جان صاحب نے 1884ء سے قبل ایک کتاب طب روحانی کے نام سے شائع فرمائی۔

جس میں آپ نے "علم توجہ" اور اس کے اثرات اور بیماریوں سے شفا حاصل کرنے کے لئے علم توجہ کے استعمال کا طریق کار بیان کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب نشان آسمانی کے صفحہ آخر پر اس کتاب کا اشتہار دیتے ہوئے لکھا "یہ کتاب حضرت حاجی منشی احمد جان صاحب مرحوم کی تالیفات میں سے ہے۔ حاجی صاحب موصوف نے اس کتاب میں علم مخفی سلب امراض اور توجہ کو مبسوط طور پر بیان کیا ہے جس کو حال کے مشائخ اور پیرزادے اور سجادہ نشین پوشیدہ طور پر اپنے خاص خاص خلیفوں کو سکھایا کرتے تھے اور ایک عظیم الشان کرامت خیال کی جاتی تھی اور جس کی طلب میں اب بھی بعض مولوی دور دور کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ اس لئے محض للہ عام و خاص کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس کتاب کو منگوا کر ضرور ہی مطالعہ کریں۔

(روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 411)

## علم توجہ

1884ء کا ہی ذکر ہے کہ جب مسیح موعود پہلی دفعہ لدھیانہ تشریف لائے تو ایک دن حضرت صوفی صاحب نے حضرت اقدس کی دعوت کی۔ دعوت کے بعد جب حضور اپنی قیام گاہ پر واپس جانے لگے تو صوفی صاحب بھی مزید برکت کے لئے ساتھ ہو گئے۔

رستے میں حضرت اقدس نے حضرت صوفی صاحب سے استفسار کیا کہ صوفی صاحب آپ نے بارہ چودہ سال رتر چھتر والوں کی خدمت ہے آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ان سے کیا حاصل کیا۔

حضرت صوفی صاحب نے عرض کی حضور وہاں مجاہدات کرنے سے میرے اندر اتنی زبردست طاقت پیدا ہو گئی ہے کہ اگر میں اپنے پیچھے آنے والے آدمی پر توجہ کروں تو وہ ابھی گر جائے اور تڑپنے لگے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی عادت مبارک کے مطابق اپنی سوٹی کی نوک سے زمین پر نشان بناتے ہوئے فرمایا صوفی صاحب اگر وہ گر جائے۔ تو اس سے آپ کو کیا فائدہ ہو گا اور اس کو کیا فائدہ

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ۔ امتہ الباری ناصر صاحبہ

# حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب میں اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہونے والے پیار بھرے الفاظ (حروف تہجی کی ترتیب سے)

اللہ ○ الٰہی ○ ارحم الرحماء ○ ارحم
الراحمین ○ اصدق الصادقین ○ آقا ○ اکبر ○
اکرم المعطین ○ اعلیٰ ○ اعظم شانہ ○ الاعلیٰ ○
اصدق القائلین ○ احکم الحاکمین ○ الاحد ○
اعدل العادلین ○ ابقیٰ ○ ہادی ○
احدیت ○ احسن الخالقین ○ اکیلا ○ الٰہ
العالمین ○ ازلی ابدی ○ احسن المتکلمین ○
اصدق المعطین ○ اکمل ○ اتم ○ آزاد ○
آشنا ○ الف لام میم ○ ا!! ○ اول و آخر ○ بے
نیاز ○ بے مثل ○ بے انتہا ○ برتر ○ اعلیٰ و
برتر ○ بہت بزرگ ○ بالادست ○ بہترین محافظ و
ماویٰ ○ البدیع ○ الباقی ○ باری تعالیٰ ○ بصیر ○
برتر از عقل و فہم ○ برتروں سے برتر ○ بندہ
پرور ○ بے انتہا طاقتوں والا ○ بے نظیر ○ بے
نیاز مطلق ○ بہار حسن ○ بردبار ○ بلند ○ پاک
پروردگار ○ پناہ عاجزاں ○ پاک حلول و نزول
سے ○ پاک تجسم و تغیر سے ○ پاک فنا و زوال
سے ○ پاک عیب و نقص سے ○ پاک حق ○
پاکیزہ طلعت ○ پردہ پوش ○ پاک ذہول سے ○
پاک سہو و خطا سے ○ تعالیٰ اللہ ○ تواب ○
تبارک تعالیٰ ○ تقدس و تعالیٰ ○ تبارک اللہ ○
توانا ○ تعالیٰ شانہ ○ تمام عالمین کا رب ○ جناب
الٰہی ○ جلیل ○ جلیل الذات ○ جان آفریں ○
جل اسمہ ○ جمیع الانوار ○ جلال ازلی ○ جامع
الکمالات ○ جہان کو بنانے والا ○ چارہ ہر درد
کا ○ چارہ ساز ○ جامع صفات کاملہ ○ جاہ و جلال
کا جامع ○ جزا سزا دینے والا ○ جلال ذات میں
منفرد ○ حضرت العزت ○ حافظ ملت والدین ○
حق الاحد ○ حضرت خیر الواہبین ○ حضرت
الکبریاء ○ الحمید ○ الحکیم ○ حضرت القدس ○
حیّ ○ حافظ لامرہ ○ حضرت اللہ ○ حضرت
احدیت ○ حقیقی خالق ○ حلیم ○ حضرت واجب
الوجود ○ حکیم مطلق ○ حضرت اعلیٰ ○ حق ○
حضرت قہار ○ حاظر و ناظر ○ حضرت عزت ○
حفیظ ○ حکیم اعلم ○ حضرت باری ○ حقیقی
خدائے ذوالجلال ○ حضرت یزدانی ○ حق سبحانہ
تعالیٰ ○ حدود و قیود سے پاک و برتر ○ حضرت
واجب الخیر ○ حکمتوں والا ○ حقیقی مرشد ○
خالق السمٰوات ○ خداوند غیور ○ خلاق ○
خیر ○ خیر المعطین ○ خالق الکونین ○
خیر الراحمین ○ خالق حقیقی ○ حاجت روا ○
حاضر ○ حاکم ○ حدوث سے پاک ○ حضرت
فیاض مطلق ○ حضرت مبدء فیض ○ خداوند
منعم ○ خدائے قیوم و قدوس ○ خداوند
خدائے قوی و قدیر ○ خدائے قادر ○
خیر الحافظین ○ خیر المحسنین ○ خالق ارض و سما ○
خالق نور ○ خیر الفاضلین ○ خیر المقدرین ○
خیر الرازقین ○ خدائے عزوجل ○ خداوند
کریم ○ خدائے قادر و توانا ○ خدائے بزرگ و
برتر ○ خدائے رحیم و کریم ○ خدائے
ذوالجلال ○ خیر المعلمین ○ خیر الماکرین ○ خداوند
کردگار ○ خداوند غالب ○ خیر الوارثین ○ خیر
الفاتحین ○ خیر الشاہدین ○ خبیر ○ خالق
السمٰوات والارض ○ خداوند قادر و
قدوس ○ خدا تعالیٰ ○ خدائے غنی و مطلق ○
خالق کل شی ○ خدائے قادر ذوالجلال ○ خالق
ارواح ○ خداوند ○ خداوند کامل ○ خدائے حال دان ○
خدائے عادل ○ خداوند قدیر ○ خداوند حی
وقیوم ○ خدائے پاک و قدوس ○ خدائے عالم
الغیب ○ خدائے وحدہ لاشریک ○ خطائیں بخشنے
والا ○ خالق الارواح والاجسام ○ خالق
العالمین ○ خیر الحافظین ○ خدا الغنی خود آئندہ ○
دائمی ○ دلدار قدیم ○ دلبر ○ دلستاں ○ دانا
دبینا ○ داور ○ دلبر نہانی ○ دلآرام ازلی ○
دائمی فیض رساں خدا ○ دائمی حسن والا دلدار ○
دستگیر ○ ذوالمجد والعلاء ○ ذوالمجد والکرم ○ ذی
کل عظمت و جلال ○ ذی العزت و القدرت ○
ذی الحکمۃ و القدرت والرحمت ○ ذی
الکبریاء ○ ذو منان ○ ذوالکرامہ ○ ذی الرافہ
○ ذوالمجد ○ ذات کامل الصفات ○ ذات اکمل و
اتم ○ ذات بے چون و بے چگوں ○ ذات عجیب
القدرت ○ ذات لا انتہا ○ ذات جامع
کمالات ○ ذوالجلال ○ ذات پاک ○ ذات
قدیم ○ ذات لایدرک ○ ذات زبردست
وقوی ○ ذوالکرم ○ ذات جاودانی ○ ذات
جلیل ○ ذات عالم پرور ○ ذی اختیار ○ ذات
وحدہ لاشریک ○ ذات احدیت ○ ذات لطف
○ ذوالاقتدار ○ ذات مدبر بالارادہ ○
ذوی العرش ○ ذات بابرکات ○ ذات بے مثل و
مانند ○ رب کریم ○ رب العالمین ○ رب
العباد ○ ربّی ○ رب جلیل ○ رب الرحمٰن ○
رحمٰن ○ رحمت کل ○ رحمت عالم ○ رحمت
اتم ○ رب کبریا ○ رب السمٰوات والارض ○
رب الناس ○ رب ارباب ○ رؤف ○ رب
الکائنات ○ رب الکعبہ ○ رب الاعلیٰ ○ رب
الرحیم ○ رب قدیر ○ رب العرش ○ راحم ○
رب الوریٰ ○ رب بیت العتیق ○ رب ذی
الرافہ ○ رب الناس ○ راہنما ○ روحوں کا پیدا
کنندہ ○ رب معبود ○ رفیق الاعلیٰ ○ روح
اعظم ○ رزاق ○ رب الاشیاء ○ رب
عزوجل ○ رحمتوں کا سرچشمہ ○ رب الافواج ○
زندہ حقیقی ○ زندہ خدا ○ زبردست وقوی ○
زبردست معبود ○ سچا خداوند خدا ○ سبحانہ ○
سبحٰن ○ سرچشمہ رحمت ○ سلطان جبروت ○
سبحان ○ ستار ○ سمیع ○ سب جانوں کی جان ○
سب طاقتوں کی طاقت ○ سچا شکتی مان ○ شاہ دو
جہانی ○ صانع کامل ○ صانع قادر ○ صانع جمیع
عالم ○ صفات میں لایدرک ولا انتہا ○ صانع
محدد ○ صانع قدیم ○ صانع نظام عالم ○ صادق
الوعد ○ صانع حقیقی ○ صانع فطرت ○ صمد ○
صاحب حکمت کاملہ ○ صاحب صفات کاملہ ○
صانع عالم ○ طاقت والا ○ طالبوں کا رہنما ○
علت و علل ○ علیم مطلق ○ عزیز ○ عالم الغیب ○
عالم القلوب ○ عظیم القدرت ○ علیم ارفع و
اعلیٰ ○ عدم سے وجود بخشنے پر قادر ○ عادل ○
عالم ○ علوٌّ کبیرا ○ عظیم الشان قدرتوں والا ○
عالم پرور ○ عالم ذوالاقتدار ○ العلی ○ غفور ○
غیور ○ غفار ○ غریبوں کا حامی ○ غنی ○ غیر
متبدل ○ غالب ○ غیر محدود ○ غنی مطلق ○ غیر
متناہی قدرتوں کا مالک ○ غیر مخلوق ○ غیب
الغیب ○ غیر متبدل ○ غیب دان ○ فاعل
حقیقی ○ فرد ○ فضل ○ فنا و زوال سے پاک ○
فیض رساں ○ فیاض مطلق ○ فتاح ○ فوق
القاہرین ○ فیض کا سرچشمہ ○ الفعال ○ فضل
عظیم ○ فیض قدیم ○ کمال تام ○ قوی ○
قادر ○ قادر مطلق ○ قادر اکبر ○ قدیر ○
قاہر ○ قدیم ○ قہار ○ قیوم ○ قاضی الحاجات ○
القدس ○ القدوس ○ قیوم العالمین ○ قادر
عظیم الشان ○ قادر کبیر ○ قدرت کامل ○ قسام
ازل ○ قرآن مجید کا نازل کرنے والا ○ قریب ○
قائم ○ کریم ○ کافی ○ کرتار ○ کبریاء ○
کارساز ○ کمال تام ○ گمان و وہم سے بلند تر ○
گویائی بخشنے والا ○ لعل بے بدل ○ لازوال ○
لاشریک ○ لایزال ○ لم یلد ○ لم یولد ○ لم یکن
لہ کفواً احد ○ لا الہ الا ھو ○ لیس کمثلہ شی ○
لایدرک وجود ○ لطیف ○ ملیک
مقتدر ○ مہرباں ○ معین ○ معلم اعظم ○ معطی ○
المستعان ○ موجد ○ ملجا و ماویٰ ○ مبدء الانوار ○
معلوم ○ منعم ○ مالک الملک ○ مالک ارض
وسماء ○ مبارک ذات ○ متقدم ○ مدار ایمان ○
مجید ○ محافظ ○ ملک العلام ○ منان ○ مالک
حقیقی ○ ملک الحکیم الودود ○ محسن ○ معبود
برحق ○ متولی ○ متکفل ○ مدبر بالارادہ ○ موجد
نظام عالم ○ محبوب حقیقی ○ مہیمن ○ محدد و محدث
روحوں کا ○ مظہر العجائب ○ مالک العلیٰ ○
مختار ○ مجیب الدعوات ○ منتقم ○ منزل وحی ○
مستجمع صفات ○ معشوق ○ مخدوم حقیقی ○ محیط ○
محبوب ازلی ○ مقدس دامن ○ مبدء فیض ○
معبود برحق ○ منزہ عن جمیع رزائل ○ مولیٰ
کریم ○ محامد کاملہ سے متصف ○ محی ○ نوروں کا
نور ○ ناصر ○ نعم الوکیل ○ نصیر ○ نہایت
بزرگ ○ نور الانوار ○ ناخدا ○ واحد یگانہ ○
واجب الوجود ○ وحید ○ وجود اعظم ○ ولی
الصالحین ○ ہادی ○ ہستی قدیم ○ ہادی
مطلق ○ ہدایت کا سرچشمہ ○ ودود ○ وہم و گمان
سے بالا ○ یار ازل ○ یگانہ ○ یزدان ○ یار
لامکانی ○ یار بے نشاں ○

## واحد لاشریک

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اسم اللہ کو اپنے تمام صفات اور افعال کا موصوف ٹھہرایا ہے۔ تو اللہ کے لفظ کے معنی کرنے کے وقت کیوں اس ضروری امر کو ملحوظ نہ رکھا جاوے۔ ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں کہ قرآن شریف سے پہلے عرب کے لوگ اللہ کے لفظ کو کن معنوں پر استعمال کرتے تھے۔ مگر ہمیں اس بات کی پابندی کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اول سے آخر تک اللہ کے لفظ کو انہیں معنوں کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ وہ رسولوں اور نبیوں اور کتابوں کا بھیجنے والا اور زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا اور فلاں فلاں صفت سے متصف اور واحد لاشریک ہے۔ ہاں جن لوگوں کو خدا تعالیٰ کا کلام نہیں پہنچا۔ اور بالکل بے خبر ہیں۔ ان سے ان کے علم اور عقل اور فہم کے موافق مواخذہ ہو گا۔ لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں کہ وہ ان مدارج اور مراتب کو پالیں جو رسول کریم کی پیروی سے لوگوں کو ملیں گے۔ کیونکہ جن منازل تک بباعث پیروی نور رسالت پیروی کرنے والے پہنچ سکتے ہیں محض اندھے نہیں پہنچ سکتے۔ اور یہ خدا کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 176)

بقیہ صفحہ 3

ہو گا؟۔ صوفی صاحب اہل باطن میں سے تھے وہ یہ نکتہ سن کر پھڑک اٹھے۔ انہوں نے اسی وقت حضرت کے سامنے علم توجہ سے ہمیشہ کے لئے توبہ کرلی...... اور اپنے مریدوں میں اشتہار دے دیا کہ علم توجہ (دین) سے مخصوص نہیں ہے اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ آج سے میرا کوئی مرید اسے دین کا جزو سمجھ کر استعمال نہ کرے۔ حضرت صوفی صاحب نے "طب روحانی" میں اعلان کیا تھا کہ اس سلسلہ میں "نجات جاودانی" اور "کمالات انسانی" کے نام پر دو مزید حصے بھی شائع ہوں گے اور عملاً" ان کا مسودہ بھی تیار تھا لیکن اس کے بعد آپ نے وہ مسودہ پھاڑ کر پھینک ڈالا۔

بعض لوگوں نے جو "طب روحانی" سے بے حد متاثر تھے بڑے اصرار کے ساتھ آپ سے درخواست کی کہ وہ چیرا پھاڑا ہوا مسودہ ہی بھیج دیں تا اس کو مرتب کر کے معلوم ہو سکے کہ کیا لکھا ہے۔ لیکن آپ نے جواب دیا کہ "آں قدح بشکست و آں ساقی نماند۔ پنجاب میں ایک آفتاب نکلا ہے جس کے سامنے ستارے رہبری نہیں کر سکتے۔ اس آفتاب کا نام مرزا غلام احمد ہے انہوں نے ایک کتاب "براہین احمدیہ" لکھی ہے اسے منگوا کر پڑھو"

(رجسٹر روایات جلد 8 صفحہ 284-285 و تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ 342-343)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت صوفی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کی خدمات دینیہ کا انہیں اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظفر چوہدری صاحب

# خزانہ معلومات

## متفرق عناوین پر ترتیب وار معلومات

### آنریری مربیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم سے دعوت الی اللہ کے کام کو ہندوستان کے طول وعرض میں زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کے لئے نومبر1916ء میں آنریری مربیان کے لئے تحریک کی گئی جس پر کئی احمدیوں نے لبیک کہا۔
(الفضل 25 نومبر1916ء 13 جنوری 1917ء)

### آہ- مولانا ابوالنصر

ابوالنصر آہ مولانا ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی تھے۔ پورا نام مولانا غلام یاسین ابوالنصر آہ ہے۔ آپ 1882ء میں پیدا ہوئے اور 1907ء میں وفات پائی۔

تاریخ احمدیت جلد سوم میں ان کے قادیان آنے کا واقعہ یوں درج ہے۔

مولانا ابوالنصر سے صدہا آدمیوں نے بیعت کر رکھی تھی۔ وہ بمبئی میں وائی۔ ایم۔ ایس کے پریچنگ ہال میں ہر ہفتہ جاتے اور غیر مسلموں سے نہایت سرگرم مباحثہ کرتے تھے۔ ان مباحثات میں وہ حضرت اقدس مسیح موعود کے لٹریچر سے استفادہ کرتے تھے اور ان کی بڑی خواہش تھی کہ قادیان میں آکر کسی وقت حضورؑ کی زیارت کا شرف حاصل کریں۔

حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب کا بیان ہے کہ 1902ء میں مولانا ابوالنصر نے ایک خواب دیکھا کہ میں اور میرا چھوٹا بھائی ابوالکلام قادیان گئے ہیں۔ ایک چھوٹی سی (بیت) میں مرزا صاحب سے ملاقات ہوئی۔ کچھ دینی مسائل میں مرزا صاحب سے گفتگو ہوئی۔ اس گفتگو کے دوران میں میرے بھائی ابوالکلام آزاد نے مرزا صاحب سے سخت کلامی کی۔ پاس ہی عینک لگائے ہوئے ایک بزرگ بیٹھے تھے ان کو سخت غصہ آیا اور انہوں نے ابوالکلام کو ڈانٹ کر کہا "چپ کس ہستی کے ساتھ بے ادبانہ کلام کرتا ہے جس کی تعریف رسول اللہ ﷺ فرما گئے ہیں۔ "اس" عینک والے بزرگ کا بڑا زوردار آواز تھا اور اس کی آواز میں ایک ہیبت تھی جس سے فوراً میری آنکھ کھل گئی۔ مولانا ابوالنصر صاحب نے اپنا یہ خواب مجھے سنایا تو میں نے ان سے کہا کہ میرے پاس ایک گروپ فوٹو ہے اس میں حضرت مرزا صاحب کی تصویر بھی ہے۔ میں خود بھی اس تصویر میں ہوں۔ اگر میں آپ کو دکھاؤں تو آپ اس بزرگ کو پہچان لیں گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں مجھے ان کا چہرہ اچھی طرح یاد ہے۔ دو چار دن کے بعد سیٹھ صاحب وہ فوٹو ان کے پاس لے گئے اور انہوں نے بڑے غور سے دیکھ کر اپنی انگلی سے ان کو بتایا کہ یہ مرزا صاحب ہیں اور عینک لگائے ہوئے بزرگ جنہوں نے میرے بھائی کو ڈانٹا تھا وہ یہ ہیں۔ تب سیٹھ صاحب نے ان کو بتایا کہ ان کا نام مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ہے۔ ان کی آواز بہت بلند ہے اور 1896ء میں لاہور میں جو جلسہ مذاہب ہوا تھا اس میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون سنانے والے یہی بزرگ ہیں۔

اس خواب کے تین سال بعد وہ اپنے چھوٹے بھائی ابوالکلام آزاد کو لے کر (جن کی عمر اس وقت سترہ سال کی تھی) بمبئی سے انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں شرکت کے لئے لاہور آئے جہاں سے فارغ ہو کر 2 مئی 1905ء کو نماز ظہر سے قبل قادیان پہنچے اور نہایت عقیدت کے ساتھ حضور کی خدمت میں باغ میں جہاں آپ مقیم تھے حاضر ہوئے۔ حضرت اقدس ان کا حال دریافت فرماتے رہے۔ اس کے بعد حضور نے ان کو بہت قیمتی نصائح فرمائیں۔ جن سے وہ بہت متاثر ہوئے اور بیعت کر لی۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد قادیان کے سفر میں ان کے ساتھ نہیں تھے وہ 25 مئی 1905ء کو قادیان گئے۔ بہرکیف دونوں بھائی مختصر سے قیام اور انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں شرکت کے بعد پنجاب سے واپس بمبئی پہنچے۔ یہاں مولانا ابوالنصر آہ سیٹھ اسماعیل آدم صاحب سے ان کی دوکان پر ملے اور بتایا کہ ہم قادیان گئے تھے اور جو واقعہ خواب میں میں نے دیکھا تھا اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔ یعنی وہی چھوٹی سی (بیت) مرزا صاحب کے ساتھ گفتگو اور میرے بھائی کی سخت کلامی اور مولوی عبدالکریم صاحب کا ڈانٹنا بالکل اسی طرح وقوع پذیر ہوا جیسا خواب میں دیکھا تھا۔ نیز یہ کہ میں حضرت مرزا صاحب کی بیعت کر آیا ہوں مگر اخبار میں اعلان نہ کرنے کے لئے کہہ آیا ہوں۔ کیونکہ ایک تو والد صاحب کا خیال ہے اور دوسرے میرے بھائی ابوالکلام کا بیعت نہ کرنا ہے۔

### مولانا ابوالنصر آہ کے تاثرات

مولانا ابوالنصر آہ نے امرتسر کے اخبار "وکیل" میں انہی دنوں مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنے تاثرات شائع کئے۔ "میں نے اور کیا دیکھا؟ قادیان دیکھا۔ مرزا صاحب سے ملاقات کی۔ مہمان رہا۔ مرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ میرے منہ میں حرارت کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے اور میں شور غذائیں نہیں کھا سکتا تھا مرزا صاحب نے (جبکہ دفعتاً گھر سے باہر تشریف لے آئے) دودھ اور پاؤ روٹی تجویز فرمائی۔ آج کل مرزا صاحب قادیان سے باہر ایک وسیع اور مناسب باغ میں (جو خود انہیں کی ملکیت ہے) قیام پذیر ہیں۔ بزرگان ملت بھی وہیں ہیں۔

قادیان کی آبادی تقریباً تین ہزار آدمیوں کی ہے مگر رونق اور چہل پہل بہت ہے۔ نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی شاندار اور بلند عمارت تمام بستی میں صرف ایک ہی عمارت ہے۔ راستے کچے اور ناہموار ہیں بالخصوص وہ سڑک جو بٹالہ سے قادیان آئی ہے اپنی نوعیت میں سب پر فوق لے گئی ہے۔ آتے ہوئے مجھے یکہ میں جس قدر تکلیف ہوئی تھی نواب صاحب کے رتھ نے لوٹتے وقت نصف کی تخفیف کر دی۔ اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل میں موجزن نہ ہوتا تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی آگے نہ بڑھ سکتا۔ اکرام الضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سا سلوک کیا۔ اور مولانا حاجی حکیم نورالدین صاحب جن کے اسم گرامی سے تمام انڈیا واقف ہے۔ اور مولانا عبدالکریم صاحب جن کی تقریر کی پنجاب میں دھوم ہے۔ مولوی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر جن کی تحریروں سے کتنے انگریز یورپ میں مسلمان ہو گئے ہیں۔ جناب میر ناصر نواب صاحب دہلوی جو مرزا صاحب کے خسر ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے' ایل ایل بی ایڈیٹر "ریویو آف ریلیجنز" مولوی یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم' جناب شاہ سراج الحق صاحب وغیرہ وغیرہ پرلے درجہ کی شفقت اور نہایت محبت سے پیش آئے۔ افسوس مجھے اور اشخاص کا نام یاد نہیں ورنہ میں ان کی مہربانیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا۔ مرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر بہت فوری ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے اور باتوں میں ملائمت ہے۔ طبیعت منکسر مگر حرارت خیز' مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا' بردباری کی شان نے انکساری کی کیفیت میں اعتدال [illegible] دیا ہے۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ گویا متبسم ہیں۔ رنگ گورا ہے بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہیں۔ جسم مضبوط اور محنتی ہے۔ سر پر پنجابی وضع کی سپید پگڑی باندھتے ہیں۔ سیاہ یا خاکی لمبا کوٹ زیب تن فرماتے ہیں۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے۔ عمر تقریباً 66 سال کی ہے۔ مرزا صاحب کے مریدوں میں میں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں بہت خوش اعتقاد پایا۔ میری موجودگی میں بہت سے معزز مہمان آئے ہوئے تھے جن کی ارادت بڑے پایہ کی تھی اور بے حد عقیدت مند تھے۔

مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر بایں الفاظ مجھے مشکور ہونے کا موقعہ دیا "ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں۔" (اس وقت کا تبسم ناک چہرہ اب تک میری آنکھوں میں ہے) میں جس شوق کو لے کر گیا تھا ساتھ لایا۔ اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے۔ واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے کہ حسن خلقک ولومع الکفار"

میں نے اور کیا دیکھا؟ بہت کچھ دیکھا مگر قلمبند کرنے کا موقع نہیں۔ سٹیشن پر جانے کا وقت سر پر آ چلا ہے۔ پھر کبھی بتائوں گا کہ میں نے کیا دیکھا۔ راقم ا۔ ہ"
(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 407)

### آوار- زبان

آوار زبان کاکیشین (قفقازی) زبانوں کے داغستانی گروہ کی ایک زبان ہے جو کہ شمال مشرقی قفقار (Caucasus) میں بنیادی طور پر روس کے داغستانی علاقے اور آذر بائی جان میں تقریباً 4000'000 افراد میں بولی جاتی ہے۔ یہ Cyrillic حروف تہجی میں لکھی جاتی ہے۔ اور اس علاقے میں Andi اور Dido زبانوں کے ساتھ ساتھ مشترکہ زبان (Lingua Franca) کے طور پر بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

### آواگون

ہندو مذہب کا یہ عقیدہ کہ انسان کی روح موت کے بعد کسی نہ کسی رنگ میں دوبارہ اس دنیا میں آتی ہے تا کہ اپنے کرموں (اعمال) کا پھل پائے۔ آواگون کہلاتا ہے۔ اسے تناسخ ارواح' Transmigration of soul یا Reincarnation of soul بھی کہتے ہیں آریوں کے عقیدے کے مطابق روح انادی ہے اور ایشور (خدا) نے ایک مخصوص تعداد میں ارواح پیدا کی ہیں اس لئے یہ ارواح بار بار واپس مختلف جسموں میں دنیا میں بھیجی جاتی ہیں۔ اگر اس کی زندگی برے اعمال پر مشتمل تھی تو وہ کسی ایسے ہی حیوان کی شکل میں بھیجا جائے گا اور اگر اچھے اعمال والی تھی تو اچھے حیوان یا حسب فیصلہ امیر' غریب' برہمن' ویش' شودر وغیرہ کی شکل میں اس دنیا میں آتا ہے اور یہ آواگون کا چکر اس وقت تک چلتا رہے گا جب تک کہ نجات کا مرحلہ نہیں آ جاتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے سرمہ چشم آریہ' اور کئی دیگر کتب میں اس مسئلے کی بھرپور تردید فرمائی ہے۔

### آئرلینڈ- جمہوریہ

رقبہ 26'599 مربع میل۔ دارالحکومت ڈبلن' تین صوبوں لنسٹر' منسٹر اور کناٹ اور چوتھے صوبے السٹر کے تقسیم شدہ حصے کی 26 کاؤنٹیوں پر مشتمل ہے۔ جزیرے کے وسط میں پہاڑوں سے گھرا ہوا وسیع زرخیز میدانی علاقہ ہے۔ 250 میل لمبا دریائے شینن بہتا ہے۔ مغربی سمت جزائر آران بلاکسٹ وغیرہ واقع ہیں۔
اکثریت کیتھولک فرقے سے تعلق رکھتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مذہبی رجعت پسندی کے لحاظ سے یہ لوگ یورپ میں سرفہرست ہیں۔ حال ہی میں طلاق کا قانون پاس ہوا ہے جسے اعتدال پسندوں کی بڑی فتح قرار دیا گیا ہے۔

1846ء سے 1851ء تک تقریباً 10 لاکھ آئرش لوگ آلو کی فصل تباہ ہونے سے پڑنے والے قحط سے ہلاک ہو گئے۔ اور 16 لاکھ کے لگ بھگ ہجرت کر گئے۔ ان کی اکثریت امریکہ میں آباد ہو گئی۔ چنانچہ آج امریکہ میں آئرش کمیونٹی نہایت مضبوط ہے۔

1921ء میں ڈی ویلرا اور برطانوی حکومت کے درمیان مذاکرات کے نتیجے میں آئرلینڈ کی ریاست کا وجود عمل میں آیا۔

1949ء کے مسودہ قانون کے ذریعے حتمی آزادی حاصل کی گئی۔ 1955ء میں آئرلینڈ اقوام متحدہ کا رکن بن گیا۔

## آئرلینڈ۔ شمالی

رقبہ 32'408 مربع میل۔ تاج برطانیہ کے تحت جزیرہ آئرلینڈ کا ایک حصہ۔ اس کا دارالحکومت بلفاسٹ ہے آئرلینڈ کی کل 32 کاؤنٹیوں میں سے 6 شمالی کاؤنٹیاں ڈومینین کا درجہ قبول کر کے U.K میں شامل ہیں۔ جو صوبہ السٹر کا ایک حصہ ہیں۔

شمالی آئرلینڈ کی اکثریت پروٹسٹنٹ فرقے کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ اور اکثر یہ علاقہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کی باہمی کشمکش کی زد میں رہتا ہے اور یہاں مذہبی فسادات ہوتے رہتے ہیں۔

## آئس لینڈ۔ جمہوریہ

103'000 مربع کلومیٹر (39'768 مربع میل) پر مشتمل یورپ کے انتہائی مغرب میں ناروے سے 600 میل دور واقع ہے۔ 1975ء کے اعداد وشمار کی رو سے اس کی آبادی 218'000 نفوس پر مشتمل تھی۔ جمہوریہ آئس لینڈ۔ آئس لینڈ کے جزیرے اور بہت سے چھوٹے جزائر پر مشتمل ہے۔ دارالحکومت Reykjavik ہے جغرافیائی لحاظ سے یہ جزیرہ سطح مرتفع کی ذیل میں آتا ہے جس کی سطح سمندر سے اوسط بلندی دو ہزار فٹ کے لگ بھگ ہے۔ ایک سو سے زائد آتش فشاں پہاڑوں میں سے کئی ایک ابھی تک Active ہیں۔ آب وہوا مرطوب اور معتدل ہے۔ زیادہ تر آبادی ساحلی علاقوں پر ہے۔ سارے علاقے کا تقریباً 25 فیصد قابل رہائش ہے۔ اہم پیشے ماہی گیری اور مویشی پالنا ہیں۔

آئس لینڈ کی ایک اہم خصوصیت اس کے گرم پانی کے چشمے ہیں جو بڑی تعداد میں ہیں۔

17 جون 1944ء کو آئس لینڈ کو آزاد جمہوریہ قرار دیا گیا۔ اس سے قبل اختیارات کا توازن بادشاہ کے حق میں تھا۔ اکثریت پروٹسٹنٹ فرقے پر مشتمل ہے۔

---

محمد اجمل صاحب

# امریکن سلطنت روبہ زوال ہے

1990ء کے دہاکے کے شروع میں روسی ایمپائر کے خاتمے کے بعد امریکہ دنیا کی واحد سپر پاور کے طور پر سامنے آیا۔ اس کے بعد ایشیائی اقتصادی ترقی کے ماڈل علاقے کی شکست و ریخت کے بعد اور یورپ کے مقابلے میں امریکہ کی کمپیوٹرز اور ٹیلی مواصلات میں واضح برتری کے بعد امریکہ اقتصادی طور پر بھی سپر پاور کے طور پر سامنے آ رہا ہے جاپان جیسے ملک کے مقابلہ میں امریکہ کی سٹاک مارکیٹ ابھی تک مستحکم ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر امریکن یقین رکھتے ہیں کہ ابھی کئی دہاکوں تک سورج امریکی سلطنت پر ایسی آب و تاب سے چمکتا رہے گا۔ اور اکیسویں صدی امریکہ ہی کی ہوگی۔

اس سلسلے میں انیسویں صدی کے برطانیہ اور آج کے امریکہ کا مقابلہ یقیناً دلچسپ ہوگا۔ 1890ء کے برطانوی اس بات پر ناز کرتے نہ تھکتے تھے کہ برطانوی سلطنت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ اس وقت کی برطانوی سلطنت دنیا کے چوتھائی حصے پر قائم تھی۔ دنیا کی ایک چوتھائی تجارت بھی اسی کے قبضہ میں تھی۔ اور ایسی ہی حالت صنعتی پیداوار کی تھی۔ اور برطانیہ نے غیر ممالک میں جو سرمایہ لگا رکھا تھا وہ باقی ساری دنیا کے سرمائے سے زیادہ تھا۔ اور برطانیہ اسی ٹھسے کے ساتھ بیسویں صدی اکیسویں صدی میں داخل ہو رہا ہے لیکن دنیا نے دیکھا کہ بیسویں صدی میں آنے کے بعد اس کا تنزل شروع ہو چکا تھا۔ بیسویں صدی میں پونڈ کی جگہ ڈالر نے لے لی۔ اور برطانیہ کی اس زمانہ کی گن بوٹس کی جگہ امریکہ کے ایرکرافٹ کیریر نے سنبھال لی۔ اور نوبت بہ ایں جا رسید کہ 1979ء میں برطانیہ کو آئی۔ ایم۔ ایف کے سامنے اپنا کشکول پیش کرنا پڑا تاکہ وہ دیوالیہ ہونے سے بچ سکے۔

ملکہ وکٹوریہ کے زمانے کے برطانیہ اور آج کے کلنٹن دور کے امریکہ کا مقابلہ بظاہر عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ایسے پیغامات مل رہے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ امریکہ کی طاقت بھی روبہ زوال ہے دس سال قبل جس طرح اس نے عراق کے خلاف حملہ میں دنیا کی تمام طاقتوں کو جمع کر لیا تھا لیکن اس دفعہ جب اس نے پھر اسی طرح کا ڈرامہ رچانا چاہا تو برطانیہ کے سوا کسی نے بھی اس کا ساتھ نہ دیا اور آخر کار امریکہ کو مونچھ نیچی کرنی پڑی اور یہ المناک حادثہ ہونے سے بچ گیا ورنہ امریکہ تو یو۔این۔او کے بغیر ہی اس خطرناک مہم کو سر کرنے کے لئے تیار تھا۔

ابھی کل کی بات ہے کہ امریکہ نے ہندوستان کو ایٹمی دھماکے نہ کرنے کے لئے کہا لیکن بھارت نے اس کی ایک نہ مانی اور اپنی سی کر دکھائی اس کے بعد امریکہ کا سارا زور پاکستان پر پڑ گیا لیکن پاکستان اپنے حالات سے مجبور تھا اور اس نے بھی اس کے علی الرغم دھماکے کر ڈالے۔ اب امریکہ دونوں ملکوں کو سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے لئے کہہ رہا ہے لیکن دونوں ملک اس پر آمادہ نہیں ہیں۔ امریکہ چاہتا ہے کہ بھارت اور پاکستان آپس میں صلح صفائی کا مظاہرہ کریں اور کشمیر کا کوئی فیصلہ کر لیں۔ لیکن امریکہ بھارت کے بگلا بھگت کو دوسری ٹانگ نیچے کرانے سے عاجز ہے اور حد یہ کہ کافی عرصہ سے تجویز کردہ صدر کلنٹن کا دورہ پاک و بھارت بھی شائد نہ ہو سکے" کیونکہ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ اگر بھارت اور پاکستان میں کوئی فیصلہ نہ ہو سکا تو وہ اپنا دورہ منسوخ کر دیں گے۔

اور امریکہ کی انتہائی کوششیں بھی فلسطین میں امن قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں باوجود اس کے کہ اسرائیل کی تمام تر طاقت امریکہ پر منحصر ہے لیکن نتن یاہو اپنی بات منوانے پر تلا ہوا ہے اور یروشلم کو اپنا دارالحکومت بنانے کے لئے تمام جائز و ناجائز کوششوں میں مشغول ہے دوسری طرف یاسر عرفات مصر ہے کہ یکم جنوری کو فلسطین کی آزادی کا اعلان کر دیا جائے گا۔

عراق نے یو این او کے انسپکٹروں کو اپنے ملک سے نکال دیا ہے جو دراصل امریکی انسپکٹر ہی تھے۔ اور وہ ہر ہنگامی صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تیار ہے۔ ترکی نے عراق کے خلاف لگائی گئی تیل کی فروخت پر پابندی کو توڑتے ہوئے اس کی اپنے ملک میں درآمد شروع کر دی ہے۔

اور اب آیئے لیبیا کی طرف جس کا ایران کے بعد امریکہ سب سے بڑا مخالف ہے لیبیا شروع ہی سے اپنے شہری کسی غیر ملک کو دینے کے لئے تیار نہیں لیکن وہ اس منصفانہ طرز عمل کا داعی تھا کہ ان پر کسی بھی بین المملکتی عدالت میں مقدمہ چلایا جا سکتا ہے اب امریکہ بھی اس معاملے میں راضی نظر آتا ہے۔ صدر مصر حسنی مبارک نے خود جا کر کرنل قذافی کی عیادت کی اور اس طرح امریکہ کی ہوائی پابندیوں کی خلاف ورزی کی۔ نیلسن منڈیلا سے جب صدر کلنٹن نے لیبیا کے بارے میں بات چیت کرنی چاہی تو اس عظیم انسان نے صاف انکار کر دیا۔ اور خود لیبیا کے دورے کئے۔ قذافی اس سے پہلے ہی حج پر ہوائی جہاز بھیج کر ان پابندیوں کو توڑ چکا ہے۔

اقتصادیات کے میدان میں چین نے امریکہ کو شکست دے دی ہے۔ اور اس کا ٹریڈ بیلنس چین کے حق میں ہے اور یہ تجارت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ امریکہ کے تجارتی حلقے اس کو کبھی بھی بند نہ ہونے دیں گے۔

کسووو میں امریکہ بے بس نظر آتا ہے۔ چونکہ نیٹو ممالک اس معاملے میں ابھی تک سوچ بچار کے مراحل سے نہیں گزر سکے اس لئے امریکہ بھی ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کی مثال بنا ہوا ہے حالانکہ واحد سپر پاور ہونے کے ناطے اسے ابھی تک اس ظلم و تعدی کے خلاف کوئی قدم اٹھا لینا چاہئے تھا لیکن جہاں مفادات انصاف پر حاوی ہو جائیں وہاں کوئی سپر پاور ہو یا غیر سپر پاور اس سے کسی مناسب اقدام کی توقع فضول ہوتی ہے۔

بہرحال اس تمام صورت حال کے ہوتے ہوئے امریکہ اپنی پوزیشن کو کس طرح بحال رکھ سکے گا یہ نہ سمجھنے اور نہ سمجھانے والی بات ہے۔ کوئی بھی سپر پاور اپنا مقام اسی وقت تک برقرار رکھ سکتی ہے جب تک کہ وہ عدل و انصاف کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے دنیا سے ظلم، بے انصافی اور غلط رویوں کو روکنے کی کوشش کرے۔ لیکن امریکہ سے ایسی کوئی توقع رکھنا بے سود ہے۔ اس لئے اس کی یہ توقع کہ اگلی تمام صدی امریکہ کی ہوگی غلط بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ (ماخوذ)

---

## دانتوں کی حفاظت کریں

رات کو کھانے کے بعد اور صبح ناشتہ کے بعد دانتوں کو برش یا مسواک سے صاف کریں۔

برش میڈیم سائز کا ہو اور ٹوتھ پیسٹ ترجیحاً فلورائیڈ کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

صبح اور شام کے لئے جدا جدا برش ہونے چاہئیں تاکہ دانتوں کی صفائی کا مقصد حاصل ہو سکے کیونکہ صبح و شام استعمال سے ایک برش نرم ہو جاتا ہے۔

ٹوتھ برش کو دھوپ میں یا خشک جگہ رکھئے۔ غسلخانے، گلاس یا کیس میں رکھنے سے پرہیز کریں صفائی کے لئے برش کا رخ مسوڑوں سے دانتوں کی طرف ہو نہ کہ دانتوں پر، یعنی اوپر والے جبڑے کے لئے اوپر سے نیچے اور نچلے جبڑے کے لئے نیچے سے اوپر۔

عام طور پر ٹوتھ پیسٹ بدل کر استعمال کریں۔ ایک ہی ٹوتھ پیسٹ پر اکتفا نہ کریں۔

نرم یا زیادہ سخت برش اس وقت استعمال کریں جب کوئی ڈاکٹر مشورہ دے ورنہ میڈیم سائز برش استعمال کریں۔

کھانا کھانے کے بعد خلال کا استعمال ضرور کریں۔

اگر ٹوتھ پیسٹ کی استطاعت نہ ہو تو نمک پھٹکڑی برابر مقدار میں ملا کر محلول تیار کر لیں اور برش کے ساتھ استعمال کریں آپ ہلکے صابن کو بھی اس ضمن میں استعمال کر سکتے ہیں۔

کھانے کے اختتام پر پھل یا سبزی کا استعمال کریں اس سے دانتوں کی ورزش ہوگی اور خوراک کے ریزے نہیں پھنسیں گے۔

پاؤڈر، منجن، کوئلہ، نمک اور تیل کا استعمال صفائی کے لئے نقصان دہ ہے اور اسی طرح پان سگریٹ بھی دانتوں کے لئے مضر ہے۔

اپنے دانتوں کا معائنہ کم از کم سال میں دوبار کسی سند یافتہ ڈینٹل سرجن سے کرائیں۔

اگر دانت میں ہلکا سا سیاہ دھبہ یا نشان ہو تو فوری طور پر ڈینٹل سرجن سے رجوع کریں تاکہ دانت کو صاف کر کے وہ اسے کسی دھات سے صاف کر دے۔

اگر مسوڑوں سے خون رستا ہو یا انگلی یا پھل یا برش کے وقت خون کے نشان آ جائیں تو اسے خصوصی توجہ دیں اور مسوڑوں کے ماہر یا سند یافتہ ڈینٹل سرجن سے مشورہ لیں۔

پائیوریا کا مرض بے احتیاطی، کوتاہی اور غفلت کے باعث پھیلتا ہے مگر اب یہ قابل علاج ہے جو کہ خصوصی سرجری کے عمل سے مکمل ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

## پاکستانی وقت کے مطابق

### پیر 26-اکتوبر 1998ء

1-40 رات- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر8-
2-15 رات- درس القرآن نمبر 11- 12-1-98
3-25 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر حافظ مظفر احمد صاحب از پاکستان-
4-25 رات- چینی زبان سیکھیے-
5-35 رات- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر8-
6-00 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ- مجلس سوال وجواب-94-10-23
8-10 صبح- اردو کلاس-
9-20 صبح- چینی زبان سیکھیے-
9-50 صبح- حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-45 دوپہر- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر8-
12-10 دوپہر- درس القرآن نمبر 11- 12-1-98
1-20 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر ملک جمیل الرحمان رفیق صاحب-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-05 دوپہر- اردو کلاس-
4-00 سہ پہر- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- فٹ بال از ربوہ-
4-25 سہ پہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر مظہر اقبال صاحب اجتماع خدام الاحمدیہ 1995ء
5-40 شام- نارویجین زبان سیکھیے-
8-10 رات- ہومیوپیتھی کلاس- نمبر173
9-10 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

### منگل 27- اکتوبر 1998ء

1-40 رات- چلڈرنز کارنر- کلاس نمبر116
2-10 رات- روحانی خزائن- کوئز پروگرام-
3-05 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
4-05 رات- نارویجین زبان سیکھیے-
4-40 رات- ڈاکومنٹری- مقبرہ نورجہاں-
5-40 رات- چلڈرنز کارنر- کلاس نمبر116
6-05 صبح- لقاء مع العرب-
7-15 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- فٹ بال از ربوہ-
7-40 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- حضرت طلحہؓ کے بارے میں تقریر-
8-10 صبح- اردو کلاس-
9-15 صبح- نارویجین زبان سیکھیے-
9-55 صبح- ہومیوپیتھی کلاس-
11-40 دوپہر- چلڈرنز کارنر- کلاس-116
12-15 دوپہر- پشتو پروگرام-
1-10 دوپہر- روحانی خزائن- کوئز پروگرام-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 دوپہر- اردو کلاس-
4-00 سہ پہر- طبی پروگرام- ہماری خوراک-
5-35 شام- فرنچ زبان سیکھیے-
8-10 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 27-10-98
9-15 رات- لقاء مع العرب-
11-25 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

### بدھ 28- اکتوبر 1998ء

1-30 رات- چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن-
2-00 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- واقفین نو-
2-30 رات- ہماری کائنات-
2-50 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
3-53 رات- فرنچ زبان سیکھیے-
4-30 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
5-45 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن-
6-15 صبح- لقاء مع العرب-
7-15 صبح- طبی آئٹم- ہماری خوراک-
7-40 صبح- چلڈرنز کارنر- واقفین نو
8-05 صبح- اردو کلاس-
9-10 صبح- فرنچ زبان سیکھیے-
9-50 صبح- ترجمۃ القران کلاس-
11-45 دوپہر- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن-
12-15 دوپہر- سواحیلی پروگرام- مذاکرہ-
1-00 دوپہر- ہماری کائنات-
1-25 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- انٹرویو انٹرنیشنل بایوگرافک سنٹر- کیمبرج
1-55 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-05 دوپہر- اردو کلاس-
4-10 سہ پہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- درثمین-
5-35 شام- جرمن زبان سیکھیے-
8-10 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 28-10-98
9-15 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

# اطلاعات و اعلانات

## قرار داد تعزیت بر وفات مکرم

## چوہدری محمد افضل خان (مرحوم)

## امیر ضلع حافظ آباد

○ ضلعی مجلس عاملہ، مربیان ضلع اور ضلع حافظ آباد کی تمام جماعتوں کی مشاورتی کمیٹیوں کا غیر معمولی اجلاس مورخہ 6- ستمبر بروز اتوار 1998ء احمدیہ بیت الذکر حافظ آباد شہر میں منعقد ہوا- جس میں محترم چوہدری افضل خان صاحب مرحوم امیر ضلع حافظ آباد کے انتقال پر دلی تعزیت کا اظہار کیا گیا- آپ مورخہ 98-7-29 کو بوقت پونے دو بجے دوپہر بوجہ ہارٹ اٹیک گوجرانوالہ ہسپتال میں وفات پا گئے-

مکرم چوہدری محمد افضل صاحب مرحوم بطور امیر ضلع 1993ء سے جب سے کہ حافظ آباد ضلع بنا ہے- خدمات سرانجام دے رہے تھے- آپ گذشتہ تیس سال سے صدر جماعت احمدیہ مانگٹ اونچا کے فرائض بھی سرانجام دے رہے تھے- حافظ آباد کے ضلع بننے سے پہلے بھی آپ بطور امیر حلقہ حافظ آباد بھی خدمات سرانجام دیتے رہے- آپ حضرت چوہدری جہان خان صاحب مانگٹ (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے فرزند تھے- آپ کی طبیعت میں ملنساری، عاجزی اور انکساری نمایاں تھی- مہمان نوازی کی صفت آپ میں حد درجہ پائی جاتی تھی جماعتی عہدیداروں سے پیار اور محبت میں نمایاں رنگ ہوتا تھا- آپ بڑوں اور بچوں سے برابر حسن سلوک اور پیار کا معاملہ فرماتے تھے-

مکرم امیر صاحب مرحوم دنیاوی اعتبار سے بھی اپنے علاقے میں بہت عزت و احترام کے ساتھ یاد کئے جاتے تھے-

مکرم امیر صاحب مرحوم ایک بے مثال داعی الی اللہ تھے- اور دعوت الی اللہ کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے-

آپ نے پسماندگان میں بیوہ، تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں- بیٹے اور بیٹیاں سبھی شادی شدہ ہیں-

اللہ تعالیٰ محترم امیر صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## گمشدہ پرس

○ مکرم عبدالوہاب احمد صاحب شاہد کوارٹر نمبر47 تحریک جدید کا ایک ہینڈی پرس گم ہو گیا ہے- جس کسی کو ملا ہو براہ کرم دفتر صدر عمومی یا کوارٹر نمبر47 تحریک جدید پہنچا دیں-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## ضرورت لیڈی ٹیچرز

○ نصرت جہاں اکیڈمی سینئر گرلز سیکشن میں فزکس، ریاضی اور مطالعہ پاکستان پڑھانے کے لئے ایسی لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے جو انگلش میڈیم میں پڑھا سکتی ہوں یا پڑھانے کا تجربہ رکھتی ہو- اور اپنے اپنے مضمون میں ایم ایس سی بھی ہوں- اکیڈمی میں ملازمت کی خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں 30- اکتوبر تک پہنچا دیں یا دفتر سے فوری رابطہ کریں-

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

### جمعرات 29- اکتوبر 1998ء

1-35 رات- چلڈرنز کارنر- کلاس نمبر116
2-05 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل-
2-20 رات- ڈاکومنٹری- ڈاکٹر عبدالسلام صاحب-
3-00 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
4-05 رات- جرمن زبان سیکھیے-
4-40 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- از فیصل آباد-
5-35 رات- چلڈرنز کارنر- کلاس نمبر116
6-15 صبح- لقاء مع العرب-
7-40 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- درثمین-
8-10 صبح- اردو کلاس-
9-15 صبح- جرمن زبان سیکھیے-
9-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
11-45 دوپہر- چلڈرنز کارنر- کلاس نمبر 116-
12-15 دوپہر- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ 27-9-96-
1-15 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- ایمبرائڈری-
1-30 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- ڈاکٹر عبدالسلام صاحب-
2-05 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-10 دوپہر- اردو کلاس-
4-15 سہ پہر- تاریخ احمدیت-
5-30 شام- عربی زبان سیکھیے-
8-00 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
9-00 رات- لقاء مع العرب-
11-25 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 22- اکتوبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ
23- اکتوبر۔ غروب آفتاب 5-30
24- اکتوبر۔ طلوع آفتاب 6-17

## عالمی خبریں

### پابندیاں اٹھانے کا بل منظور

امریکی ایوان نمائندگان نے پاکستان اور بھارت سے اقتصادی پابندیاں اٹھانے کا بل منظور کر لیا ہے۔ امریکی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان ہمارے مطالبات مان کر اپنی مشکلات کم کرے۔

### کشیدگی ختم

ترکی اور شام نے ایک معاہدہ کے ذریعہ کشیدگی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ معاہدہ کے تحت شام کرد باغیوں کو حملے یا تربیت کے لیے اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔

### مشرق وسطیٰ امن مذاکرات

مشرق وسطیٰ امن مذاکرات نازک دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ صدر بل کلنٹن نے آخری کوششیں شروع کر دی ہیں۔ امریکی صدر نے یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیر اعظم یاہو سے تفصیلی گفتگو کی

### ایک ارب ڈالر کا مطالبہ

اسرائیل نے مغربی کنارے سے فوجیں نکالنے کے لیے امریکہ سے ایک ارب ڈالر مانگ لئے ہیں۔ اسرائیل یہ رقم فوجیوں اور یہودی آباد کاروں کی منتقلی پر خرچ کرے گا۔

### اقوام متحدہ کی نشست

اقوام متحدہ نے طالبان حکومت تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے طالبان کو اقوام متحدہ کی نشست دینے سے انکار کر دیا ہے۔ نو رکنی کمیٹی نے اپنا سابقہ فیصلہ بحال رکھا جس کے تحت معزول صدر برہان الدین افغانستان کی نمائندگی کریں گے۔ طالبان نے نشست خالی قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ کمیٹی کے ارکان کا موقف ہے کہ عالمی برادری افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت کا قیام چاہتی ہے۔

### صدر صدام کی صدارت میں اہم اجلاس

عراق اور اقوام متحدہ کے تعلقات کا جائزہ لینے کے لئے عراق کے صدر صدام حسین کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا۔ عراق نے اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں سے تعاون نہ کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔

### پاکستانی گولہ باری

بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے گزشتہ روز مشرقی پنجاب سے ملحقہ پاکستان کی سرحدوں کا معائنہ کیا اور پاکستان کی جانب سے سرحد پار واقع بھارتی چوکیوں پر مبینہ گولہ باری پر سخت تشویش ظاہر کی۔

## ملکی خبریں

### بینظیر کا مطالبہ

محترمہ بینظیر بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ نواز شریف کے خلاف منی لانڈرنگ سکینڈل کی تحقیقات کرائی جائے۔ برطانیہ کے اخبار انڈی پنڈنٹ نے حکمرانوں کی کرپشن کے بارے میں جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس کا نوٹس لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ توہین عدالت کیس میں وکلاء سے زیادتی ہوئی تو عالمی فورم میں جائیں گے۔

### توہین عدالت کیس

حاجی دلدار احمد ایڈووکیٹ نے لاہور ہائی کورٹ کے روبرو احتساب بنچ میں توہین عدالت کے الزام میں اپنا حلفیہ بیان داخل کر دیا ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے جو کیا صحیح کیا ہے۔

### دو کانسٹیبل ہلاک

لاہور میں برکت مارکیٹ گارڈن ٹاؤن میں دو مسلح افراد نے ناکے پر رکنے کا اشارہ کرنے پر دو کانسٹیبلوں کو فائر کر کے ہلاک کر دیا۔ کانسٹیبلوں نے ویگن سے اترنے والے مشکوک نوجوانوں کو روکا تو انہوں نے اندھادھند فائرنگ کر دی۔ قاتل جو پیدل تھے فرار ہو گئے۔ پولیس نے علاقے کی ناکہ بندی کر دی مگر ملزموں کا سراغ نہ مل سکا۔

### فوج کو بدنام نہ کریں

قومی اسمبلی کے رکن اعجاز الحق نے امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد سے کہا ہے کہ پتھر سہنے کے لئے حکومت موجود ہے۔ خدارا فوج کو بدنام نہ کریں۔ یہ بھی بیان بازی کا شکار ہو گئی تو قومی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی۔

### نصیر اللہ بابر کے مشورے

سابق وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ چند دہشت گردوں کو ذبح کر دیا جائے تو کراچی میں امن قائم ہو جائے گا۔ میرے دور میں 69 دہشت گردوں کو ہلاک کیا گیا تو کراچی میں امن ہو گیا انہوں نے ماورائے عدالت قتل کے الزامات سے انکار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا سمیع الحق نے 10- ہزار لیکر باپ کے جعلی دستخط کر دیئے۔ باپ نے انہیں اپنا جنازہ پڑھانے سے روک دیا۔ فضل الرحمان فرینکفرٹ ہوٹل کا بل دیئے بغیر بھاگ آئے۔ افغان جہادی تنظیموں کو ڈالر ملنے شروع ہوئے تو قاضی حسین احمد آ گئے۔

### ایم کیو ایم کا انکار

قومی اسمبلی میں ایم کیو ایم کے پارلیمانی لیڈر شیخ لیاقت نے کہا ہے کہ حکیم سعید کے قتل کا الزام ایم کیو ایم پر لگا کر اعجاز شفیع نے اپنی سیٹ پکی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم پر ایسا الزام لگانا ایک شرمناک فعل ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

### بینظیر پر فرد جرم

پی آئی اے میں غیر قانونی بھرتیاں کرنے کے الزام میں بینظیر بھٹو کے خلاف فرد جرم عائد کر دی گئی۔ ائیر لائنز کے ایم ڈی نے احتساب بنچ میں بیان دیا کہ 1993ء سے 1997ء کے دوران ہونے والی 400 بھرتیوں کی فائلیں غائب ہو چکی ہیں۔

### چینی کی قیمت میں اضافہ

چینی کی قیمت میں فی بوری 20 روپے اضافہ کر دیا گیا ہے۔ قیمت 1740 روپے فی بوری سے بڑھ کر 1760 روپے فی بوری ہو گئی ہے۔

### لغاری بینظیر کے خلاف کارروائی کے

ہیلی کاپٹر سکینڈل میں سابق صدر فاروق لغاری، سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو دو سابق وزراء اور صدر لغاری کے قریبی عزیز ملک اللہ یار کے خلاف کارروائی کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ ایف آئی اے نے ابتدائی کارروائی کے طور پر مقدمہ درج کر لیا ہے۔

### دہشت گردوں کا صفایا

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ نفاذ شریعت کے بعد دہشت گردوں کا صفایا ہو جائے گا۔ حکیم سعید کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کراچی کو قانون شکنوں کا شہر نہیں بننے دیں گے۔

### آئی ایم ایف کا مراسلہ

آئی ایم ایف نے وزارت خزانہ کو اپنے مراسلہ میں مذاکرات کی ناکامی کا ذمہ دار اقتصادی مشیر حفیظ پاشا کو قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی مذاکراتی ٹیم ہماری شرائط تسلیم کرنے سے مکر گئی۔ بجلی مہنگی کرنے کی بجائے سستی کر دی۔ اب آئی ایم ایف کی چھ شرائط پوری ہوں گی تو مذاکرات کے بارے میں سوچا جائے گا۔

### شرائط مسترد

پاکستان نے آئی ایم ایف کی نئی شرائط بھی مسترد کر دی ہیں۔ جن میں پاکستان سے آئی ایم ایف نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت پاکستان روپے کی قدر میں دو مرحلوں پر 40 فیصد کمی کی شرط تسلیم کرتے ہوئے پہلے مرحلے میں 20 فیصد روپے میں کمی کا سرکاری اعلان کرے۔ دوسری شرائط میں جنرل سیلز ٹیکس اور زرعی ٹیکس میں اضافہ۔ نئے ٹیکسوں کا نفاذ وغیرہ شامل ہیں۔

### پٹرول اور ڈیزل کی سپلائی بند

پاکستان سٹیٹ آئل اور دیگر کمپنیوں نے حکومت کے پراجیکٹس کو پٹرول اور ڈیزل کی سپلائی سرکاری سطح پر روک دی ہے اور نرخ بڑھانے کا مطالبہ کیا ہے۔

### جنگ نہ کرنے کی پیشکش مسترد

بھارت نے جنگ نہ کرنے کی پاکستانی پیشکش ٹھکرا دی ہے۔ بی بی سی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستان نے یہ تجویز اسلام آباد میں خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر بات چیت کے موقع پر دی تھی۔

### بابا گورونانک کی تقریبات

بابا گورونانک سکھ مذہب کے بانی کے 529 ویں جنم دن کے سلسلہ میں ہونے والی تقریبات 2 نومبر سے ننکانہ صاحب میں شروع ہوں گی۔ 10 ہزار سکھ شرکت کریں گے۔

### سرکاری گارڈ کی فراہمی

ملک بھر کے تمام فرقوں کے 1100 سے زائد مذہبی رہنماؤں اور علماء کو سرکاری گارڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ مساجد اور امام بارگاہوں کی نگرانی مزید سخت کر دی گئی ہے۔

### عالمی بنک کا انتباہ

عالمی بنک نے متنبہ کیا ہے کہ اگر پاکستان نے ایک ماہ میں بنک کو 25.8 ملین ڈالر کا واجب الادا قرضہ ادا نہ کیا تو اسے نادہندہ قرار دے دیا جائے گا۔ ورلڈ بنک کے ترجمان نے واضح کیا کہ ایٹمی تجربات کے بعد سے پاکستان پر لگائی جانے والی پابندیوں کے باعث پاکستان کا اقتصادی بحران مزید گھمبیر ہو گیا ہے۔ اور پاکستان متعدد قرضہ دہندگان کا ڈیفالٹر ہو چکا ہے۔


ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
☎ : 213100
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

احمد کیٹرنگ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائرز، پارٹی ڈیکوریٹر
• ہر قسم کی تقریبات کیلئے پکی پکائی دیگیں دستیاب ہیں۔
(خواتین کیلئے باپردہ سروس کی سہولت ہے)
343 فیروزپور روڈ لاہور نزد بہار مارکیٹ
☎ : 853453, 5863738, 0342-7558315

ڈوول کاٹن سلک • پردہ کلاتھ
• صوفہ کلاتھ • ملبوسات عروسی کی نایاب ورائٹی • شادی بیاہ کی مکمل ورائٹی ہول سیل نرخوں پر دستیاب ہے
(پردہ کلاتھ سلائی مفت)
نیز وکی رضائیاں
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ ربوہ